سوال

(164) خصی جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے حبیب اللہ لکھتے ہیں کہ خصی جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے ؟ فیصل آباد میں نام نہاد جماعت المسلمین کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے کہ خصی جانور کی قربانی جائز نہیں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے وضاحت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی جانور کو خصی کرنے کے مثبت اور منفی دو پہلو یہ ہے کہ خصی جانور کا گوشت عمدہ اور بہتر ہوتا ہے جبکہ اس کے علاوہ غیر خصی جانور کے گوشت میں بو پیدا ہوجاتی ہے جس کے کھانے سے طبیعت میں ناگواری اور تکدر پیدا ہوتا ہے اور اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ خصی جانور کی فحولیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ افزائش نسل کےلیے نقصان وہ ہے قربانی کا تعلق مثبت پہلو سے ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قربانی کےلیے بعض اوقات خصی جانور کا انتخاب کرتے تھے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسے مینڈھوں کی قربانی دیتے جو گوشت سے بھرپور اور خصی ہوتے تھے ۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ :5/196)

قربانی کے ذریعے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اس لیے قربانی کا جانور واقعی بے عیب ہونا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک ایسے عیوب کی نشاندہی کی ہے جو قربانی کےلیے رکاوٹ کا باعث ہیں لیکن قربانی کےلیے جانور کا خصی ہونا عیب نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جانور کا قربانی کےلیے انتخاب نہ فرماتے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قربانی کے جانور کا خصی ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ خصی ہونے سے اس کے گوشت کی عمدگی میں اضافہ ہوجاتا ہے ۔ (فتح الباری :7/10)

اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین کی طرف سے شائع شدہ پوسٹر بد دیانتی پر مبنی ہے جس میں خصی جانور کی قربانی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اب ہم جانوروں کو خصی کرنے کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں ۔ متقدمین علما کا اس کے متعلق اختلاف ہے ایک گروہ جانوروں کے خصی کرنے کے عمل کو مطلقاً جائز قرار دیتا ہے خواہ جانور حلال ہو یا حرام جبکہ کچھ علما کی رائے ہے کہ یہ حرمت صرف حرام جانوروں سے متعلق ہے جب کہ حلال جانوروں کا خصی کرنا جائز ہے جو حضرات حرمت کے قائل ہیں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں

(1) اولاد آدم کو گمراہ کرنے کے متعلق شیطان کا طریقہ واردات قرآن کریم میں بایں الفاظ بیان ہوا ہے : میں انہیں حکم دوں گا کہ وہ میرے کہنے سے اللہ کی ساخت میں ردوبدل کریں گے ۔ (4/النساء 119)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے جانوروں کا خصی کرنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی یہی رائے ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

(2) علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند البزار کے حوالہ سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو خصی کرنے کی شدت سے ممانعت کی ہے۔ (نیل الاوطار: 8/249)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں گایوں بھیڑ بکریوں اور گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے (شرح معانی الاثار: 2/283)

ان دلائل کا دوسرے فریق کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔ "آیت کریمہ کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات کسی صحیح یا ضعیف روایت سے مرفوعاً ثابت نہیں ہے جہاں تک سلف صالحین کے اقوال کا تعلق ہے تو اس کے متعلق خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد اللہ کا دین ہے یعنی وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرائیں گے جیسا کہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جب سلف صالحین سے مختلف تفاسیر منقول ہیں تو اس کی تفسیر میں جانوروں کو خصی کرنے کی بات حتمی طور پر نہیں کہی جا سکتی چونکہ اس کی تفسیر میں کوئی مرفوع حدیث موجود نہیں لہذا

لاتبدیل لخلق اللہ "اللہ کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں۔

کہ پیش نظر آیت مذکورہ میں خلق میں اللہ سے دین اللہ ہی مراد ہے، مسند البزار کے حوالہ سے جو روایت بیان ہوئی ہے تو اس سے مراد حلال جانوروں کا خصی کرنا مراد نہیں ہے کیو ں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمل سے ایک حرام کی تائید کریں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ایک خصی غلام فروخت کے لیے لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خصی کرنے کی تائید وحمایت نہیں کرتا۔ (شرح معانی الآثار: 2/383)

گویا انہوں نے اس خریداری کو اس عمل کی تائید خیال کیا لہذا اگر حلال جانوروں کا خصی کرنا بھی ناجائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصی شدہ جانوروں کی قربانی ہرگز پسند نہ کر تے لہذا خصی کی ممانعت اور خصی جانور کی قربانی کرنے میں یہی تطبیق ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا خصی کرنا درست ہے مگر جن جانوروں کا گوشت کھانا حرا م ہے ان کا خصی کرنا بھی درست نہیں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جب ہم علمائے متقدمین کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے بیشتر حلال جانوروں کے خصی کرنے کے قائل اور فاعل ہیں حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اونٹ کو خصی کرایا تھا نیز حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر نر جانور کے کاٹنے کا اندیشہ ہو تو اسے خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (شرح معانی الآثار: 2/383)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم اور حافظ ابن حجر نے رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فتح الباری میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے مختصر یہ ہے کہ قربانی کے لیے خصی جانور کو ذبح کیا جا سکتا ہے اور جن روایات میں امتناع ہے وہ ان جانوروں کے متعلق ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:194